© rasailojaraid.com

لکھی ہیں، ایک فرانسیسی میں اور تین عربی زبان میں۔ انھوں نے برادرانہ ومخلصانہ جذبات کے ساتھ گفت وشنید اور مذاکرات پر زور دیا ہے۔

اسلامی تحریک مراکش کا یہ اصولی موقف ہے اور اسی پروگرام کو لے کر وہ چل رہی ہے کہ مراکش کے مختلف طبقات کو صرف اسلام ہی متحد رکھ سکتا ہے۔ ''وطنیت''، ''زبان'' اور ''مفاد عامہ'' میں یک جا رکھنے کی صلاحیت نہیں۔ مراکش کی مجموعی صورت حال اور مصائب ومشکلات کے پیش نظر تحریک اسلامی کا عزم اور حوصلے کے ساتھ، حکومتی تشدد کے باوجود عدم تشدد کی حکمت عملی پر ثابت قدمی سے آگے بڑھنا اور جدوجہد جاری رکھنا یقیناً قابل ستایش ہے۔ بڑھتا ہوا عالمی دباؤ، انسانی حقوق کے لیے جدوجہد اور تحریک اسلامی مراکش کی استقامت یقیناً پیش رفت کا باعث بنے گی!

مقدونیا: جنگ کے دہانے پر

عبدالباقی خلیفہ

کوسووا اور مقدونیا کی مشترکہ سرحد پر موجود البانوی نژاد مسلمانوں کو کچلنے کے لیے مغربی اور یورپی ممالک کی تائید مقدونیا کو حاصل ہے۔ وجہ کیا ہے؟ کیونکہ یہ مسلمانوں کے خلاف جنگ ہے۔ اس لیے تمام یورپی ممالک کا فرض منصبی ہے کہ وہ مقدونیا کی پیٹھ ٹھونکیں۔ مقدونیا بھی مغرب کی نفسیات سے واقف ہے۔ اس لیے اس نے اعلان کیا کہ وہ ''یورپ کے طالبان'' کے خلاف برسرِ پیکار ہے۔ اس سے پہلے سرب بھی یہ واویلا مچاتے رہے کہ وہ اسلامی بنیاد پرستی کے خلاف ''جہاد'' میں مصروف ہیں۔

یہ نعرہ یورپ کے بپھرے ہوئے بیل کو سرخ جھنڈی دکھانے کے مترادف ہے۔ اس لیے یورپی بیل اپنے سینگوں سے مسلمانوں کو کچلنے کے لیے متحد نظر آتے ہیں۔

مقدونیا کی حکومت کی دھمکیوں کے باوجود یہ مسلمان پرعزم اور بلند حوصلہ دکھائی دیتے ہیں۔ ان کے ایک ترجمان نے کہا کہ اگران کے مطالبات نہ مانے گئے تو وہ جنگ جاری رکھیں گے یہاں تک کہ وہ سب اس میں کام آجائیں۔ جنگ بندی کے حوالے سے انھوں نے کہا: ہم نے شکست نہیں کھائی بلکہ مذاکرات کا ایک موقع حکومت کو دینا چاہتے ہیں۔

مغربی ذرائع ابلاغ اور مقدونیا کی حکومت واویلا مچا رہی ہے کہ شدت پسند کوسووا سے درآئے ہیں حالانکہ حقیقت اس کے برعکس ہے۔ یہ مقدونیا کے باشندے ہیں جو کئی نسلوں سے مقدونیا میں آباد ہیں لیکن انھوں نے اپنے حقوق کی بات کی تو مقدونیا کے حکمرانوں نے انھیں کوسووا سے درانداز قرار دے دیا۔

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

ان مجاہدین کے خلاف کارروائی میں برطانیہ کے ماہرین' یوکرین کے پائلٹوں اور یورپی یونین کے ممالک نے حسب توفیق حصہ لیا۔ اس کے باوجود مقدونیا کی حکومت مزید امداد کے لیے بلغاریہ' یونان اور یوکرین کے آستانوں پر ہاتھ جوڑتی رہی۔ دوسری طرف البانوی مسلمانوں کی بڑھتی ہوئی قوت سے اس اندیشے کو تقویت ملنے لگی کہ یہ خطہ ایک ہولناک جنگ کی لپیٹ میں آنے والا ہے' کئی ایک دیہات پر مسلمانوں کے قبضے کے بعد مقدونیا کی حکومت کے ہاتھ پاؤں پھول گئے۔

البانوی مسلمانوں کی پے درپے کامیابیوں کو روکنے میں مقدونیا کی فوج مسلسل ناکام رہی اور اُسے بھاری مالی خسارے کا سامنا کرنا پڑا۔ سرحدی علاقوں کی ناکہ بندی' ممکنہ راستوں کا پہرہ اور رکاوٹیں کھڑی کرنے کے باوجود وہ ''دراندازوں'' کو آنے سے نہ روک سکی۔ اس علاقے میں کرفیو لگایا گیا' ایمرجنسی نافذ کی گئی لیکن حالات بدستور جوں کے توں رہے۔

البانوی نژاد مسلمانوں کے مطالبات جنھوں نے انھیں بندوق اٹھانے پر مجبور کیا' درج ذیل ہیں:

۱- البانوی قومیت کو تسلیم کیا جائے اور انھیں اپنی زبان میں تعلیم حاصل کرنے کی اجازت دی جائے۔

۲- ان کی ثقافت اور دینی تشخص کو تسلیم کیا جائے۔

۳- ان کے سیاسی حقوق تسلیم کیے جائیں اور ان کے تناسب کے مطابق انھیں حکومت میں شامل کیا جائے۔

۴- مقدونیا میں وفاقی نظام قائم کیا جائے' جس میں سلاوی اپنے معاملات کی دیکھ بھال کریں اور البانوی اپنے معاملات کی دیکھ بھال کریں۔

البانوی مسلمانوں نے یہ مطالبات منظور نہ ہونے کی صورت میں مقدونیا کو مستقبل کے حالات کا ذمہ دار قرار دیا ہے۔ البانوی مسلمانوں کی عسکری قوت حیرت انگیز ہے۔ گذشتہ دنوں انھوں نے دارالحکومت میں کارروائی کی اور ایک فوجی کو ہلاک اور دوسرے کو زخمی کر دیا۔ فی الحال اس خطے میں خاموشی نظر آتی ہے لیکن یہ خاموشی کسی طوفان کا پیش خیمہ ثابت ہوسکتی ہے۔

(ہفت روزہ المجتمع' شمارہ ۱۴۴۴۔ اخذ و ترجمہ: محمد احمد زبیری)

اس رسالے میں اشتہار دینے والے اداروں یا افراد سے معاملات کی کوئی ذمہ داری ماہنامہ ترجمان القرآن کی انتظامیہ کی نہیں ہے۔ (ادارہ)

© rasailojaraid.com